



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہابیہ شاعری میں اس شعر کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

کروں قربان اپنی ساری خوشیاں

”تو اپنا غم عطا کر“، دل بدل دے!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس کی فخر طلب کرنے کی کیا حیثیت ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر تو اس شعر میں شاعر کا مخاطب اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اور اس میں خلاف شرع کوئی خفیہ مفہوم نہیں پایا جاتا تو ظاہری مفہوم کے اعتبار سے اس شعر میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی دعا کرے کہ اے اللہ مجھے صراط مستقیم پر چلا، مجھے آخرت کی تیاری کی توفیق دے دے۔ اور آخرت (یا اللہ کو پانے کی فکر) تو شرعاً مطلوب ہے، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں بھی اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے :-

”مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الدُّنْيَا وَفِي ظَمِيرِهِ دُخَانٌ فَلَمْ يَأْتِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بِهَرَجٍ“

(الترمذی: 2465، صحیحہ الابانی فی "السلسلۃ الصحیحہ" (670/2))

جس شخص کو آخرت کا غم ہو، اللہ اس کے دل میں غنا ڈال دیتے ہیں، اس کے معاملات کو درست کر دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ اور جس کو آخرت کی فکر ہو اللہ اس کے سامنے فقر رکھ دیتے ہیں، اس کے معاملات کو بکھیر دیتے ہیں اور اس کے پاس اتنی ہی دنیا آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی ہوتی ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور آخرت کی فکر کرنا ایک مستحسن عمل ہے۔ جس کی شریعت کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

حدا ما عیدمی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ